کلامِ نبویؐ کی صحبت میں

خرم مراد

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:
تم لوگ اگر اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمھیں اس طرح رزق دے گا جس طرح چڑیوں کو رزق دیتا ہے: چڑیاں صبح سویرے گھونسلوں سے نکلتی ہیں تو وہ بھوکی اور خالی پیٹ ہوتی ہیں، مگر شام کو اپنے گھونسلوں میں واپس آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔
(ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ، باب الصبر والتوکل، ابن ماجہ)

توکل کے معنی ہیں اللہ کو اپنا وکیل بنانا، یعنی اپنے معاملات اسی کے سپرد کر دینا، یقین رکھنا کہ جو کچھ وہ کرے گا وہی ہو گا، اسی پر بھروسہ رکھنا، اور پھر پوری طرح مطمئن رہنا۔

ہم وکیل اس کو بناتے ہیں جس کے بارے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ اسے ہمارے معاملے کا پورا علم ہے، اور اس پر پوری قدرت حاصل ہے، جو ہماری بھلائی اور بہتری کا خواہاں ہے، جو ہمارا معاملہ حل کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ علیم وقدیر ہیں، رحمٰن ورحیم ہیں، ان سے بہتر وکیل کون ہو سکتا ہے: حسبنا اللہ، نعم المولی ونعم الوکیل۔

توکل کی روح یہ نہیں کہ انسان اسباب اور تدابیر ترک کر دے۔ بلکہ یہ ہے کہ اس کی نظر، یقین اور اعتماد، اسباب اور تدابیر پر نہ ہو کہ ان سے کچھ ہو سکتا ہے۔ نہیں، بلکہ اللہ پر ہو جو ربُّ الاَسباب ہے، اور مدبر حقیقی ہے۔ امام غزالی کے الفاظ میں "توکل ترکِ اسباب کا نہیں، ترکِ رویت اسباب کا نام ہے"۔

کتنی بدنصیبی اور حماقت ہے کہ رب پر ایمان اور توکل کا دعویٰ ہو، اور روز، رزق کے اندیشوں اور تمناؤں میں ہزار بار جان نکلے: "کل" کیا کھائیں گے، سر پر سایہ ہو گا یا نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

کیا اللہ کے اس وعدے پر یقین نہیں کہ وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا (زمین پر چلنے والا کوئی نہیں جس کو رزق پہنچانا اللہ کے ذمہ نہ ہو)؟

یہ "کل" بھی دنیا کے تو برسوں اور نسلوں پر محیط ہوتی ہے، مگر آخرت اس میں شامل نہیں ہوتی۔ اس "کل" کے اندیشے سے آدمی اپنے مال کو بنک اور تجوری میں سینت سینت کر رکھتا ہے، لیکن اپنی

آخرت میں آگے کچھ جمع نہیں کرتا۔ دنیا میں ان برسوں کا انتظام کرنے کی کوششوں میں خون پسینہ ایک کرتا ہے جن کا شاید ایک لمحہ ہی باقی رہ گیا ہو۔
پرندوں کو دیکھو: گھر میں آج کے کھانے کا سامان بھی نہیں ہوتا۔ نہ بنک بیلنس نہ ذریعہ معاش۔ صبح، بھوکے رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں، شام کو واپس لوٹتے ہیں تو پیٹ بھرا ہوتا ہے۔ یہ معجزہ روز ظہور پذیر ہوتا ہے، لیکن دل اندیشوں، دنیا طلبیوں اور ذخیرہ اندوزیوں کی وادی میں بھٹکتا رہتا ہے۔

○

حضرت ابو سعید بن المعلی کہتے ہیں:
میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں نے آپؐ کو جواب نہ دیا، اور (نماز ختم کرکے) آپؐ کے پاس آیا، اور عرض کیا: یارسول اللہ، میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ "اللہ کی بات پر لبیک کہو، اور اس کے رسولؐ کو جواب دو جب وہ تمھیں بلائیں" (الانفال ۸: ۲۴)
پھر حضورؐ نے فرمایا کیا میں تم کو، مسجد سے باہر نکلنے سے پیش تر، قرآن کی سب سے عظیم سورۃ نہ سکھاؤں؟ پھر حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا، اور جب ہم مسجد سے نکلنے لگے، تو میں نے آپؐ کو یاد دلایا: یا رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں تمھیں قرآن کی سب سے عظیم سورۃ سکھاؤں گا۔
حضورؐ نے فرمایا: وہ ہے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یہی سبع مثانی (سات آیات جو بار بار پڑھی جاتی ہیں) اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے (بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ، باب فضائل القرآن)

حضرت عبدالملک بن عمیرؒ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الفاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے۔ (دارمی، بیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ ایضاً)

سورہ فاتحہ قرآن کی ساری تعلیمات کی بنیاد، جڑ اور خلاصہ ہے۔ یہ امراضِ قلبی کا اور امراضِ اجتماعی کا علاج تو یقیناً ہے، صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ امراض جسمانی میں بھی اس سے شفا ہوتی ہے۔

○

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو منذر، کیا تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے پاس جو آیات قرآنی ہیں، ان میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے دوبارہ پوچھا: اے ابو منذر، کیا تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے پاس قرآن کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟

میں نے عرض کیا: اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ.... (آیت الکرسی)
(کہتے ہیں) حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور فرمایا: اے ابومنذر، یہ علم تمھیں برکت، مسرت اور خیر عطا کرے گا۔ (مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً)

حضرت علیؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر کھڑے یہ کہتے سنا ہے:
جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا، اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف مرنے کی دیر ہے۔ جو اس کو بستر پر لیٹنے کے بعد پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو، اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اس کے پڑوس کے گھروں کو امن و حفاظت میں رکھے گا۔ (بیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

آیت الکرسی معرفت الٰہی کا وہ خزانہ ہے جو تعلق باللہ، اخلاص، اور توکل کی دولت بخشتا ہے، اور جس سے ایمان کے تقاضے پورے کرنے، شرائع و اخلاق پر عمل کرنے اور جہاد کے لیے جان و مال لگانے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے اس کو بار بار پڑھنے پر یہ بشارتیں ہیں۔

○

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص رات کو سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں پڑھا کرے گا، یہ اس کے لیے ہر طرح کافی ہوں گی (بخاری، مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً)

حضرت جبیر بن نفیرؓ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے۔ یہ آیتیں مجھے [رحمت کے] ان خزانوں میں سے دی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔ ان کو سیکھو، اپنی عورتوں کو سکھاؤ۔ یہ دو آیتیں، رحمت ہیں، ؁ت کا ذریعہ ہیں، بہترین دعا ہیں۔ (دارمی، مرسلاً، بحوالہ مشکوٰۃ ایضاً)

ایک دوسری روایت میں حضرت ایفع بن عبدالکلاعیؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: دنیا اور خرت کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی ایسی نہیں جو چھوٹ گئی ہو اور ان آیتوں میں شامل نہ ہو۔ (دارمی، بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً)

ان آیات میں بھی قوت و استعداد کے وہ بیش بہا خزانے ہیں جن کے ذریعے دین کی راہ پر چلنا ممکن اور آسان ہوتا ہے۔

○

حضرت فروہ بن نوفلؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ، مجھے ایسی آیات سکھایئے کہ میں جب سونے کے لیے بستر پر لیٹوں تو انھیں پڑھا کروں۔ حضورؐ نے فرمایا:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، یہ شرک سے بری اور پاک کرتی ہے۔ (ترمذی، ابوداود بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً)

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں کوئی ایک رات میں ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ایک تہائی قرآن کس طرح پڑھیں۔

حضورؐ نے فرمایا: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم، بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً)

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم کو کچھ پتا ہے کہ آج کی رات جو آیات اتاری گئی ہیں، ان کی طرح کی آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

ہر رات، جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹتے، آپؐ اپنے دونوں ہاتھ ملاتے، پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے، پھر دونوں ہاتھوں میں پھونکتے، ان ہاتھوں کو اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا، پھیرتے، سر اور چہرے، اور جسم کے سامنے سے شروع کرتے۔ تین دفعہ ایسا کرتے۔ (بخاری، مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً)

○

حضرت ابوسعیدؓ اور جابرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

غیبت زنا سے زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا: غیبت، زنا سے زیادہ سخت گناہ کیوں کر ہے؟

حضورؐ نے فرمایا: آدمی زنا کرتا ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور زنا کا گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جائے گا، جب تک وہ شخص اس کو معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔ (بیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم)

کم لوگ ہیں جو غیبت سے پاک ہوں۔ انسان کے گوشت سے زیادہ لذیذ کوئی گوشت نہیں۔ ہر لقمہ کے لیے نفس کے پاس کوئی تاویل اور جواز ہوتا ہے۔ لیکن غیبت کرنے والے کی عزت و احترام اور معاشرہ

میں اس کے مقام میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اندازہ کیجیے کہ غیبت اس گناہ سے بھی شدید تر اور بڑا گناہ ہے، جس کا تصور بھی ایک عام شریف آدمی نہیں کر سکتا۔

غیبت سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے: کہیں بھی، کسی سے بھی، کسی کا بھی ذکر ہی نہ کرو، الا یہ کہ اس کی بھلائی کا ذکر ہو۔

غیبت ہو جائے تو معافی و تلافی ضروری ہے۔ معافی مانگنے سے فساد اور فتنہ بڑھتا ہو، تو آدمی اس کی کوئی خدمت کر دے، اس کا دفاع کرے، اس کی اچھائی بیان کرے، اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرے جس کی غیبت کی ہو۔ پھر اللہ سے عفو و مغفرت کا امیدوار رہے۔

☆ کیا آپ معاشرہ کی اصلاح کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔

☆ کیا آپ کو توسیع دعوت کے لیے مختصر اور جامع لٹریچر کی تلاش ہے۔

☆ کیا آپ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ افراد تک کوئی نفع کی چیز تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔

منشورات کے ارزاں اور مختصر مگر جامع کتابچے آپ ہی کے لیے ہیں:

سی ٹی بی ٹی پر دستخط اور پاکستان	(پروفیسر خورشید احمد)	125/- سیکڑہ
چند لمحات کلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں	(خرم مراد)	600/- سیکڑہ
جہاد کی پکار	(خرم مراد)	50/- سیکڑہ
آزادی کا صحیح مفہوم	(سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)	50/- سیکڑہ

ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

ہمارے دیگر کتابچوں کی تفصیلات طلب کیجیے۔

منشورات

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور 54570، فیکس: 042-7832194